منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ہؤ باخاتم دمہر آمدہ منشور محمدؐ ہؤ نوریت بلا توریہ انجمن تنجیل ہؤ گویان صفت وسیرت مبرز محمدؐ

نمبر ۲۹ | مطبوعہ ۱۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز شنبہ | جلد ۱۹

یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ ۵ روپیہ بحساب پیشگی بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

جناب فیض محمد صاحب صوفی تحریر فرماتے ہین کہ جناب اقبال الدولہ ابو القاسم حافظ عبد الرحمن صاحب شائق بطور سیر اندور گئے تھے وہان تین ہندو قوم برہمن اور ۲ راجپوت مسلمان ہوے عبد الہادی عبد الرشید عبد الوارث ظہور احمد دین محمد نام رکہا گیا۔ برہانپور مین سرحبس نامی کرسچن دولت اسلام سے مالا مال ہوا بہوپال مین ایک برہمن کی لڑکی سدا سکہہ نام چودہ برس کی لکہی تہی مسلمان ہوی فاطمہ نام رکہا گیا۔

(شانتی پور ملک بنگالہ مین)

جناب سید عبد الحق صاحب عطار رضوی مہدنی پور سے تحریر فرماتے ہین مولوی سراج الدین احمد صاحب محمڈن مشنری اندنون شہر شانتی پور مین وعظ کرتے ہین وہان ان کے وعظ سے بارہ ہندو مسلمان ہوے

(جہنجر پور ضلع دربہنگہ مین)

ایک ہندو جنٹلمین اپنی بیوی بچون سمیت مشرف باسلام ہوگیا۔ ایک عرصہ تک مختلف مذاہب کی کتابین دیکہنے کے بعد اوسپر ثابت ہوگیا کہ دنیا مین اگر کوی سچا مذہب ہے تو وہ اسلام ہی ہے اس سے پہلے ہی پوشیدہ طور سے اسکی بیوی اسلام پر ایمان لاچکی تہی جب خاوند کو معلوم ہوا تو بہت متعجب اور خوش ہوا آخر کار سہارا کنڈہ دربہنگہ چلا آیا اور مولوی امیر حسن صاحب خلف الرشید جناب مولوی مقبول علی شاہ صاحب کے ہاتہہ پر مشرف باسلام ہوا۔ شمس۔

حامد سے ملاقات

حیدر آباد دکن مین ایک پوریشین مسلمان ہوے اور بعد قبول اسلام کے حقانیت اسلام اور مذاہب کی تحقیقات کے بارہ مین وہان کی مکہ مسجد مین ایک لکچر دیا تہا جو منشور محمدی مین شایع ہوچکا ہی۔ ایک صاحب حال مین ان سے ملنے گئے اور سوالات تو بہت سے کئے

مگر جو سوالات مذہب اسلام کی حقانیت کے متعلق اور بعض مسائل اسلام کے بارہ مین تھے وہ معہ جواب درج کئے جاتے ہین۔

سوال آپ نے مذہب اسلام کس لئے قبول کیا۔

جواب مین کل مذاہب کو چھانکر دیکھا۔ مین نے تمام مذاہب کی تنقیح اور چھان بین کی اور ان سب مین مذہب اسلام کو مقدس سلیس اور عقل سے مطابقت رکھنے والا پایا اور اس لئے مین نے سب پر اسکو ترجیح دی۔

سوال مذہب عیسوی کو آپ نے کیون ترک کیا۔

جواب مین نے قدیم مذہب عیسوی کو نہین چھوڑا بلکہ موجودہ مذہب عیسوی کو مین نے اسلام قبول کرنے کے آگے ترک کر دیا اس قصد سے کہ پھر اسکو قبول نکردن اور وہ اسلئے تھا کہ موجودہ مذہب حضرت عیسیٰ کو جھٹلاتا ہے اور بہت سے مسائل تثلیث وغیرہ اس مین شامل کر دئے گئے ہین۔

سوال انجیل سے آپ انکار کرتے ہین یا اقرار۔

جواب مین انکار نہین کرتا مگر ایسے قصون کا معتقد بھی نہین ہون جو اصول اسلام سے مطابق نہین ہین

سوال کثرت ازدواج کے بارہ مین آپکا کیا اعتقاد ہے

جواب مین یقین کرتا ہون کہ اس سے نیک نتائج ظاہر ہوتے ہین مگر اسکی پیروی کی ترغیب نہین دیتا نہ مین یہ اعتقاد رکھتا ہون کہ اسلام کا وہ لازمی اور ضروری مسئلہ ہے اگر اسکی پیروی شروط مقررہ سے کی گئی تو لوگ بدکاری سے بچینگے۔ بہرحال مسئلہ مذکور اصول مذہب سے نہین ہے۔

سوال طریقہ گوشہ کے بارہ مین آپ کا کیا خیال ہے۔

جواب یہ بات مذہبی نہین تاہم وہ ایک قدیم اور عمدہ رواج ہے جسکی پیروی یورپینون کو لازم ہے عیسویون پر پردہ کے قیود نہین۔

سوال کیا آپ عیسویون کے ساتھ کھانے پینے مین شامل ہوتے ہین۔

جواب مان کیون نہین وہ تو اہل کتاب ہین اور اہل کتاب کے ساتھ کھانا پینا جائز مگر کیا چیز کھانا چاہئے اور کیا نہین اسکا لحاظ ضروری ہے۔

سوال نومسلم کو ختنہ کرنا ضروری ہے یا نہین۔

جواب یہ بات اطاعت سے متعلق ہے نہ کہ نجات سے میانہ عمر کے لوگون مین اسکی ضرورت نہین کیونکہ چل کوڑ کا تشدد اور جراحون کی نا تجربہ کاری اسکو منع کرتی ہے

سوال نجات کا بھروسہ آپ کو کس چیز پر ہے۔

جواب محض اللہ کے رحم اور فضل پر اور سچے مسلمان ہونے اور ہمیشہ اپنے گناہون سے توبہ کرنے سے نجات کی حصول کی امید ہے۔

بقیہ کتب سماویہ مین حضرت نبی آخر الزمان کی بشارت

قولہ بیابان اور اوس کی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرین گے یہان پر لفظ بیابان عرب کا ترجمہ کیا گیا ہے کیونکہ قیدار کی بستیان بیشک اسی مین واقع ہین بہرکیف بیابان عرب مین اور قیدار کی بستیون مین کس نے آواز بلند کیا اور نعرہ اللہ اکبر اور لبیک اور سعدیک کا کسکی بدولت بلند ہوا

ع کچھ بھی بولو تو میان منھ زبان ہی کہ نہین۔

قولہ سلع کی بستی والے ایک گیت گائینگے اس مین کوی شبہ نہین کہ جس مین غاران جبل ثور یا جبل لوعیس وغیرہ مکہ کے پہاڑون کا نام ہے ویسے ہی سلع مدینہ منورہ کی ایک مشہور پہاڑ کا نام اور اس لئے گیت سے تلاوت قرآن مراد ہی ورنہ کوی بتلاوے کہ دنیا مین سلع اس کے سوا کسکا نام ہے اور اس پر کونسی نئی گیت گائی اور کون نعرہ بلند کیا گیا۔ ہانوا برہانکم ان کنتم صادقین۔

قولہ پہاڑون کی چوٹیون پر سے للکارینگے۔ یہ جملہ صاف مجمع حج کو دکھلا رہا ہے اور لبیک کی آواز جو میدان عرفات مین ہر سال گونجتی رہتی ہے اور جبل رحمت پر للکار للکار کر خطبہ پڑھا جاتا ہے اس کو ہلا رہا ہے پس اس زور و شور کے نعرہ کو اگر کوی نہ سنے اور اسی احد کی آواز اس کی کان مین نہ پہونچے تو پھر خدا ہی اسکو سناوے بدون اسکی تائید کے ممکن نہین۔ الہدایۃ امر من لدیہ ؎

ہوی اس مہر وش کو حال سے میرے نہ آگاہی
اگرچہ آسمان تک میری فریاد جگر پہونچی

قولہ بحری ممالک مین اسکی ثناخوانی کرین گے۔ ان حاجیون کی طرف اشارہ ہے جو سمندر مین ہی احرام باندھکر لبیک لبیک کہنا شروع کر دیتے ہین اور بیت اللہ تک اسکی ثناخوانی کرتے ہوے پہونچتے ہین

قولہ اپنے دشمنون پر بہادری کریگا اس کا انکار کوی دنیا مین کر ہی نہین سکتا۔

قولہ کہ پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کر ڈالونگا اور ان کے سبز زارون کو خشک کر ڈالونگا۔ الخ۔

جو لوگ تواریخ عرب و اسلام پڑھے ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ خداوند تعالی نے ایسا ہی کیا اور جنہون نے پیغمبر حق کے مقابلہ مین شوخی و گستاخی کی ضرور ان کو خوار اور ذلیل فرماکر اپنے اس وعدہ کو پورا کیا تعالی شانہ۔

قولہ اندھون کو اس راہ سے کہ جسے وہ نہین جانتے لے جاؤنگا الخ۔

اس سے امی عرب مراد ہین جیسا کہ خداوند تعالی نے فرمایا ہے ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلوا علیہم آیاتہ و یزکیہم و یعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ یعنے خدا نے ان لوگون مین جسکا ترجمہ اندھا کیا گیا ہے ایک ایسا رسول بھیجا جسنے ان کو اسکی آیتین پڑھکر سنایا۔ اور ان کو ہر طرح سے پاک و صاف کیا۔ اور ان کو کتاب و حکمت تعلیم کیا اگرچہ اسکے پہلے وہ سب بڑی گمراہی مین پڑے تھے یعنے اسکا بالکل کایا پلٹ دیا اور آپ سے جس راہ مین وہ کبھی نہ چلتے تھے لے چلا۔

قولہ مین ان کی تاریکی کو روشنی اور اونچی اور نیچی جگہون کو میدان کرونگا۔ یہ اس مضمون کے طرف اشارہ ہے کہ جسکو خداوند تعالی نے یون فرمایا ہے ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلناہ نورا نہدی بہ من نشاء۔ اور ان ہذا صراطی مستقیما اتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ۔

یعنے تم لوگ کتاب اور ایمان کچھ نہین جانتے تھے اُن کی
کیا حقیقت و وقعت ہے لیکن ہمنے اسکو ایک نور بنا دیا
جس سے ہم جسکو چاہتے ہین راہ پر لے آتے ہین اور یہ میرا
سیدھا راستہ ہی اس مین کجی و ناہمواری کچھ ہی نہین ہے
پس تم لوگ اسی کی پیروی کرو اور دوسری کسی راہ
پر مت چلو کیونکہ ہمارے لئے اب یہی راہ ہموار کی گئی
اور تم کو اب اس کی ہدایت و وصیت کی جاتی ہے مبادا
اگر تم اس راہ کو چھوڑ کر دوسری کوی راہ اختیار کروگے
تو ضرور بہٹک جاؤگے۔
قولہ مین ان سے یہ سلوک کرونگا اور انہین ترک نہ
کرون گا یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ قائم
و غالب رہنے کے طرف اشارہ ہے جیسا کہ وہ مسلما
بچائیگا سے ہمارے حضرت کے برابر منصور و مظفر رہنے پر
کنایہ کیا گیا ہے پس ایسے محکم و صاف بشارت کو جسکا ہر
لفظ و جملہ اپنے مبشر حقیقی پر چسپان ہوا جاتا ہے اور
اسکا سب مضمون حق اپنے حقدار پر ٹکا پڑتا ہے دوسرون
پر زبردستی کھینچنا۔ گویا اپنے کو انہین لوگون مین
شامل کرتا ہے جو بڑے ہی جوش و خوش الحانی سے۔
چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا؛ الایا ایہا الساقی
ادر کاسا و ناولہا۔ پڑہا کرتے ہین اور اسی کو ٹھیک
صحیح بھی جانتے ہین خدا ہدایت کرے فقط۔ باقی آیندہ

دین اسلام

اگر غور و انصاف اور سچی نگاہ کے دوربین سے دیکھا جاوے
تو صاف طور پر معلوم ہو جاوے کہ مذہب اسلام ایک دین
مضبوط و مستحکم سچائی اور صفائی کا پتلا خوبی و پاکیزگی کا
مرقع علم و حکمت کے موتیون کی کان ہے اسکے مسائل و
جزئیات لطافت اور عمدگی کے سانچے مین ڈہلے ہوے
عدل و انصاف کے ترازو مین تلے ہوے ہین اس کی
حقانیت و صداقت کے دلائل قلعہ آہنی سے بڑہکر مضبوط
اور کوہ سے زیادہ ثابت و پائدار ہین جو کسی طرح جنبش
نہین کہا سکتے۔ اگرچہ اہل اسلام کی باہمی نااتفاقی و خانہ
جنگی کی وجہ سے کسی قدر ضعف و غربت کے آثار اسپر
نمایان ہو گئے مگر تاہم جب اسکا جوہر ذاتی و اصلی اور
شاہد رعنا اپنا جلوہ اور چمک دمک دکہلاتا ہے تو
بڑے بڑے سرکشون اور بیدینون کو جو کہ عدت ہاے
دراز سے تعصب و الحاد کے اندہیرون مین اور کفر و شرک
کے گڑہون نالون مین سر کے بل گرے ہوے ہین اپنا
شیدا اور فریفتہ بنا لیتا ہے مشک آنست کہ خود ببوید
نہ کہ عطار گوید حاجت مشاطہ نیست روے دل آرام را
مخالفون دشمنون کی زبانون سے اسکے مدح و ثنا کے
صدائین بلند ہوتی ہین عرب کا مقولہ ہے۔ الفضل ما
شہدت بہ الاعداء یعنے جس بزرگی و خوبی کی دشمن
بہی گواہی دین اسکے واقعی اور درست ہونے مین کیا
شبہ ہو سکتا ہے قرآن مجید جو کہ اللہ تعالی کی طرف
سے ہمپر نازل ہوا ہے ایک بے نظیر و بے مثال معجزہ ہے
جس کو سنکر منکرین حیران و ششدر رہجاتے ہین
اور تاب مقاومت نہین لا سکتے اسکو نازل ہوے
تیرہ سو برس سے زاید ہو چکا مگر اسکے کسی جملہ بلکہ لفظ اور
حروف مین بہی تغیر و تبدل نہین آیا مخالفون نے
جسقدر حملے کئے وہ خاک و دہول کیطرح ہوا مین اڑ گئے

توریت و انجیل جن اسقدر تحریفین ہوئین کہ اصلی کتاب کا دنیا مین پتہ و نشان نہین ملتا وجہ اسکی یہ ہی کہ قرآن مجید کی حفاظت کے لئے خود جناب باری تعالی نے وعدہ فرمایا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون۔ یعنے ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم اسکے محافظ ہین جسکا اللہ تعالی محافظ و نگہبان ہو اس مین دست اندازی و مداخلت کون کر سکتا ہی! اور توریت و انجیل کے بارہ مین اللہ تعالی نے اسطرح نہین فرمایا بلکہ خود یہود و نصاری اوسکے محافظ قرار دئے گئے تھے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے بما استحفظوا من کتاب اللہ و کانوا علیه شہداء ہزارون بلکہ لاکھون اسکے حافظ اور تلاوت کرنے والے موجود ہین ہر شہر و قریہ مین اسکا شور و غلغلہ ہے مختلف زبانون مین اسکے ترجمے ہو کر اچھے طرح شایع ہو گئے ہین دیگر مذاہب کی کوی کتاب اس کی عشر عشیر بھی اشاعت نہین پا سکتی یہ دین مقدس مریضان کفر و شرک کے لئے طبیب حاذق اور اکسیر خانہ ہے بشرطیکہ اس سے دوا اور شفا حاصل کرنا چاہین ایک دریای ذخار ہے جس مین بے شمار و بے بہا اور گوہر آبدار موجود ہین مگر اسی کو حاصل ہو سکتے ہین جو غوطہ لگاوے اور تلاش و جستجو کرنے کا ارادہ کرے جس شخص کا مزاج صالح اور مادہ درست اور صاف ہی اگر اسکو مفرح اور مقوی معجون و اطریفل کہلایا جاوے پورا فائدہ ظاہر ہوگا اور جسکا مادہ خبیث اور فاسد ہے اسکو کوی شربت یا تریاق خواہ کیسی ہی عمدہ اور بیش بہا ہو ہرگز مفید نہین ہو سکتی۔ باقی آیندہ۔

صافی سفید نتوان کرد ٭ گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ۔
باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ٭ در باغ لالہ روید
و در شورہ بوم خس۔

خیال کرنا چاہیے کہ عقل انسانی عدل و انصاف کو محمود اور پسندیدہ اور اسکے مقابل یعنے ظلم و جور کو مذموم اور قبیح یقین کرتی ہے اور جسقدر اہل مذاہب دنیا مین موجود ہین اور گذر چکے غالبًا ان مین کوی ایسا نہوگا جو عدل کو اچھا اور ظلم کو برا نہ کہتا ہو لیکن مذہب اسلام نے اس دعوے کو عملی طور پر اچھی طرح ثابت کر دکھایا ہر امر مین عدل و انصاف کا پورا لحاظ کیا اور ظلم و ناانصافی کو کوسون اور منزلون دور پھینکا اور اسکی پوری بیخ کنی کی دیگر مذاہب مین یہ بات نہین پائی جاتی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عدل کے معنے برابر کرنا اور دونون پلون کو ہموزن قرار دینا ہے اگر ظلم کے معنے اسکے برعکس یعنے زیادتی و نقصان ایک کو بلاوجہ بڑھانا دوسری کو گھٹانا اور کسی شئی کو جگہ سے بے جگہ اور بے ہٹکانے کر دینا ہے۔ باقی آیندہ۔ تبلیغ

بقیہ ہندوستان مین اسلام کی اشاعت کیونکر ہوی

اس قسم کی تحریکین اور دعوات اسلام کی بعض شخصی کوششین ہندوستان مین مسلمانون کی ترقی تعداد کا کافی سبب قرار نہین پا سکتین۔ اسلئے یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ علاوہ اس طرح کی ترقی کے کہ زمانہ کی رفتار کے ساتھ مسلمانون کی اولاد اور اولاد کی وجہ سے ان کی تعداد بڑھتی گئی اور کونسے ایسے اسباب بتائے

جا سکتے ہین جن سے ان کی ترقی پورے طور پر ثابت
ہوتی ہو اسکا جواب ہندؤن کی سوشل کیفیت دیکھنے
سے معلوم ہوتا ہی۔ اونچی ذات کے ہندو نیچ ذات
والون کی توہین اور تحقیر کرتے رہتے ہین۔ جب ان
مین سے کسی کو اپنی بہتری کا خوامان دیکھتے ہین تو
اس کے نقصان کے درپے ہو جاتے ہین جب ان
شکایتون کا ایسے مذہب سے مقابلہ کیا جاتا ہے جس
مین نہ ذات سے خارج کئے جانے کا خطرہ اور نہ آزادی
کے ساتھ ترقی کرنے مین کسی کے مخل ہونے کا اندیشہ ہی
تو اسلام کے اصلی فوائد روشن ہو جاتے ہین بنگال
کے جولاہے جن کو ہندو بہت ناپاک سمجھتے ہین اس
خیال سے مسلمان ہو جاتے ہین کہ رات دن کی ذلتون
سے نجات پائینگے۔ چنانچہ اس قسم کا ایک واقعہ بنگال
کے شمالی مشرقی حصہ مین گذرا ۱۵۸۰ء مین ہندوستان
کے اصلی باشندون کے ایک گروہ نے جو کوچ کے نام
سے مشہور تہا اپنے سردار راجا جو کے زمانہ مین ایک راج
قائم کیا۔ جب راجا جو کا پوتا گدی کا مالک ہوا تو ریاست
کے بڑے لوگ تو اونچی ذاتون مین شمار ہونے
لگے اور غریب رعایا ان کے تنفر سے بتنگ آکر مسلمان
ہو گئے۔

ظاہرا ایسی گورنمنٹ کی موجودگی مین جو مذہبی معاملات
مین کسیکے طرفدار نہ ہو اشاعت اسلام مین بہ نسبت
اس زمانے کے زیادہ ترقی ہونی چاہئے جب کہ ہندو
مسلمانون سے ہمیشہ دست و گریبان رہنے کے سبب
سے زیادہ متفق اور قوی ہو گئے تھے جب کوئی ہندو
ذات سے خارج کر دیا جاتا ہے اور اس کے عزیز اور دوست
جن مین وہ رہتا سہتا تہا اسی خیال سے کنارہ کش ہو جاتے
ہین تو ضروری ہوتا ہے کہ یہ شخص کسی ایسے مذہب
کے طرف مائل ہو جاوے جو بغیر امتیاز کے ہر شخص کو
اپنا شریک کر لیتا ہو اور اس شخص کو اپنے مان ہی
رتبہ دیتا ہو جو اسے اپنی قدیم سوسائٹی مین حاصل
تہا اس میلان کے ساتھ پورا اعتقاد بہی ایسے مذہب
کا دل مین پیدا ہونا چاہئے۔ لیکن عجب ہے کہ ایسا
نہین ہوتا ہے۔ وہ ہندو بہی جو ہندو پنے کے زمانے
مین ایسے بتون کے نامون اور شمار کا علم نرکھتے
ہون جن کی پوجا انہین روز کرنی پڑتی تہی ذات
سے علحدہ ہونے کا بہت رنج کرتے ہین اور سچے اعتقاد
سے مسلمان نہین ہوتے۔ مسلمانون کے علم ادب کی
کتابون کے پڑہنے اور ان کی صحبتون مین شریک
ہونے سے ہندؤن مین اسلامی اثر پیدا ہو جاتا ہے
راجپوتانہ کے رجپوت سردارون مین اب تک
اسلام کی طرف رجحان پایا جاتا ہے یہ ایسا ہے
کہ اگر سلطنت مغلیہ کچہ زمانہ تک اور سلامت رہتی
تو غالبًا یہ سب اسلام قبول کر لیتے۔ یہ رجپوت سردار
مسلمانون مین جو اولیاء اللہ گذرے ہین ان ہی
کی تعظیم و تکریم نہین کرتے بلکہ اپنی اولاد کو مسلمان سے
تعلیم و تربیت دلاتے ہین ذبیحہ کہاتے ہین اور بعض
اسلامی مجالس مین فقیرانہ لباس پہنکر شریک ہوتے
ہین اور اہل اسلام کی طرح ایسے موقعون پر عبادت
کرتے ہین۔

عرایس مین ہندو اکثر جمع ہوتے ہین - ایک بے اولاد
شخص جو ہزارون خداؤن کو مانتا ہو اس عقیدہ سے
کہ ضرورت کے وقت ہر ایک خدا سے اپنی حاجت بیان
کرنی روا ہے مسلمانون کے خدا کو بھی اپنی فریاد سنانا
ہے اگر اس مین اسکی دعا قبول ہوی اور صاحب اولاد
ہو گیا تو کنبہ کا کنبہ (چنانچہ اکثر ایسا ہوا ہے) مسلمان
ہو جاتا ہے کبھی کوی ہندو کسی مسلمان عورت سے
تعلق رکھنے کی وجہ سے مسلمان ہو جاتا ہے کیونکہ بغیر
اسکے ان مین شادی ہونی جائز نہین - جب کبھی
کوی دولتمند مسلمان کسی ہندو کے بچے کو متبنی کر لیتا
ہے تو مسلمانون کے ہی طریق پر اسکو تعلیم و تربیت
دیتا ہے - اگر کوی ہندنی مسلمان سے شادی
کر لیتی ہے تو وہ بھی خاوند کے مذہب کی پیرو ہو جاتی
ہے چونکہ اس کے برعکس کوی عمل نہین ہو سکتا -
اسلئے مسلمانون کی تعداد ہندؤن کے مقابلہ مین
ترقی پر ہے ہندنیان جو بدکار ہو جاتی ہین یا
ایسے مفلس ہندو جو مسلمانون کی خیرات پر پلنے لگتے
ہین یا عورتین اور بچے جو یتیم لاوارث ہو کر مسلمانون
کی حفاظت مین آجاتے ہین جیسا کہ قحط سالی مین
اکثر ہوتا ہے اکثر مسلمان ہو جاتے ہین غرض اسی
طرح مسلمانون کی تعداد مین ہندؤن کے مان اضافہ
ہوتا رہتا ہے بعض اوقات ایسی خاص مقامی حالتین
پیش آتی ہین کہ صدہا لوگ مسلمان ہو جاتے ہین
مثلاً یہ بیان کیا جاتا ہے کہ پہاڑون کی ترائی مین
بعض ایسے بستیان ہین جہان مسلمانون کی تعداد
ہندؤن سے کبھی قدرے بڑھ جاتی ہی اور کبھی کم ہو جاتی
ہے جب مسلمان زیادہ ہو جاتے ہین تو وہ لگاؤ کشی کے
ایسے جھگڑے جو ہندؤن کے مذہب کے خلاف ہین شروع
کر دیتے ہین ان نیادتیون کی ہندو برداشت نہین
کر سکتے اور گاؤن چھوڑ کر چلے جاتے ہین ان کے چلے جانے
کے بعد وہ ہندو رہجاتے ہین جو نیچے ذات کے کاشتکار
اور مسلمانون کے چاکر ہوتے ہین یہ غریب اپنے آقاؤن
کا مذہب اختیار کر لیتے ہین کچھ سچے اعتقاد سے نہین بلکہ
علحدگی کے دقتون اور تکلیفون سے بچنے کے لئے -

ہندوستان کی موجودہ حالت کو دیکھ اشاعت اسلام
کی آیندہ کیفیت کا اندازہ کرنا اور یقین کے ساتھ اسکی
نسبت کوی راے دینی غیر ممکن ہے اب جو کچھ ہمت
یا جوش مسلمانون مین ہے وہ بجاے مذہبی چرچون
کے تعلیم کے رواج اور تہذیب اخلاق مین صرف کیا
جاتا ہے آجکل جو ہی مضامین ہین جن مین غور اور کوشش
کر کے ہندوستان کے دوراندیش مسلمان اپنی قوم
سے نکبت و دہر کرنی چاہتے ہین - ملکی اختیار استاد اور
حکومت سے تو مسلمان اسی وقت محروم ہو گئے تھے
جب اسلامی سلطنت غارت ہوی جو کچھ ثروت باقی
رہی تھی وہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین کھو بیٹھے اب عزت
سے روٹی کمانے کا ذریعہ جو رہ گیا ہے یعنے انگریزی
تعلیم جس سے سرکاری ملازمت حاصل ہو سکتی ہے
اسکی طرف ہی دیر مین متوجہ ہوے - تعلیم یافتہ اور
ذی رتبہ مسلمان اشاعت اسلام اور اس کے متعلق
مضامین کی طرف سے بہت ہی کچھ بے پرواہی ظاہر کرتے

ہین۔ یہ کہا جاتا ہی کہ جو خیال مسلمانون کا عموماً اس
بارے مین ہے وہ امید بخش نہین ہے معلوم ہوتا ہی
کہ ہندوستان کے مسلمانون مین اس قسم کی کوئی
تحریک کہ مسلمانون کی ہر ایک چیز مسلمانون ہی کی
سی ہو نہین ہوی لیکن جس ملک مین ساڑہے چار
کروڑ مسلمان آباد ہون اس مین اسبات کا معلوم
کرنا چندان آسان نہین ہے معلوم نہین کہ انگریزی
تعلیم یافتہ مسلمانون مین بہی ان ہندوؤن کی طرح
سے جنہون نے مغربی علوم اور طریقے جلد جلد سیکہہ لئے
ہین مذہبی جوش کسی نئے پیرائے مین ظاہر ہوگا یہ بات
قابل غور ہے کہ مسلمان اپنے مذہب مین نہایت پختہ
ہین ممالک مغربی و شمالی کے مسلمان اگر اس بات
پر ناز کرین تو بجا ہے کہ ان مین سے ایک شخص نے
بہی اسلام چہوڑ کر دوسرا مذہب اختیار نہین کیا یہان تک
کہ ایسے مسلمان بہی جو خیالات مین بڑی آزادی
اختیار کر لیتے ہین۔ اسلام کے سچے اور مضبوط ہم دردرہتے
ہین فقط۔

بقیہ دنیا فانی ہے

چہوٹی سی چہوٹی مخلوق سے لیکر بڑے تک جس کو دیکہو اس
کی گردن مین قمری کے طرح مادرزاد طوق فنا کا پڑا
ہوا ہے ایکدن اسکو صفحہ ہستی سے مٹنا ضرور ہے کوئی
شی ہو خواہ قدرتی یا مصنوعی اسکو اول فنا آخر فنا
ہیئتگی کی عمر سے سب کے سب اجسام محروم ہین ذی
روح ہون یا غیر ذی روح کوئی کلیہ سے مستثنی نہین۔
ذی روح کو ہر آنکہ چلتی پہرتی مرتا دیکہتی ہے مگر غیر ذی
روح کی عمر نسبتاً زیادہ ہوتی ہے جیسے کہ دہیر مین
اس کو ترقی کا شرف حاصل ہوتا ہے ویسے ہی دیر
مین اوسکو تنزل کا ہبوط ہوتا ہے۔
دہنۃ الکبری کی تعمیرات کیا ایک دن مین بن کر
تیار ہو گئی نہین ویسے ہی بگڑتے بگڑتے بہی ان کو عرصہ
ہوا جن اجزا سے مخلوق مرکب ہے ان کی سرشت
ہی مین گویا یہ بات داخل ہے کہ وہ زیادہ عرصہ تک
بستگی کے حالت مین نہ رہین وہ اجزا عمر طبعی کو پہونچے
کہ ان مین پراگندگی اور پریشانی پیدا ہوئی ایک
دوسرے کا ساتہ چہوڑ کر اپنی اپنی راہ ہوے
اسی کا نام فنا ہے قطعی فنا یعنے اجزا ہی کا نیست
و نابود ہو جانا ایسا ایسا کہیں نہین ہوتا ہر ایک
شی کے مرکبات نقل مقام کرتے ہین مرکبات
یا اجزا مین سے مخلوقات ترکیب پاتی ہے اس وقت
صنایع نہین ہوتے قدرت کے کمہار نے مٹی کا ایک
خمیر تیار رکہا ہے اس سے طرح طرح کے قالب و شکل کے
چاک پر ڈہال لیتا ہے اور پکنے کے لئے ان کو ہستی کے
آوے لگا دیتا ہے اور پہر ان قالبون کو توڑ پہوڑ کر
اسی مٹی کی خمیر مین ملا دیتا ہے اور ان سے
نئے نئے صورتین پیدا کرتا ہے اور یہ دور تسلسل
ابد سے شروع ہوا ہے اور ابد تک جاری رہیگا۔

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین اہتمام سے محمد شریف کے چہپا۔